مغربی سائنس کی فقہی تعاقب

کلوننگ کی شرعی حیثیت

از: مولانامفتی حفیظ اللہ ' ڈیروی

استاد دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا' ضلع خانیوال

پیش کردہ: پانچویں فقہی کانفرنس' پشاور

نمبرشمار	:	ذیلی عنوانات	نمبرشمار	:	ذیلی عنوانات
۱	:	لغوی معنی	۲	:	اصطلاحی معنی
۳	:	تعارف	۴	:	کلوننگ کا پس منظر
۵	:	کلوننگ کی اقسام	۶	:	جین کلوننگ
		نباتاتی کلوننگ	۸	:	نباتاتی کلوننگ کا طریقہ کار
		نباتاتی کلوننگ کے فوائد	۱۰	:	حیوانی کلوننگ
۱۱	:	حیوانی کلوننگ کا طریقہ کار	۱۲	:	حیوانی کلوننگ کے فوائد
۱۳	:	حیوانی کلوننگ کے نقصانات	۱۴	:	حیوانی کلوننگ کی شرعی حیثیت
۱۵	:	حیوانی کلوننگ اور ڈولی کی پیدائش	۱۶	:	کلوننگ کے مختلف طریقے
۱۷	:	انسانی کلوننگ	۱۸	:	انسانی کلوننگ کا طریقہ کار
۱۹	:	انسانی کلوننگ کے فوائد	۲۰	:	انسانی کلوننگ کے نقصانات
۲۱	:	انسانی کلوننگ اور نسب کا تعین	۲۲	:	انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت
۲۳	:	انسانی کلوننگ کے جواز کے دلائل	۲۴	:	انسانی کلوننگ کے عدم جواز کے دلائل
۲۵	:	تجزیہ	۲۶	:	انسانی کلوننگ اور صفت خالقیت

کلوننگ الاستنساخ: (Cloning)

(۱) لغوی معنی:۔(کسی ایک شے کی ہو بہو مثل بنانا)

(۲) اصطلاحی معنی:۔

تولید کے جنسی طریقہ سے ہٹ کر غیر جنسی طریقے سے کسی جاندار کے صرف ایک خلیے پر اس طرح حیاتیاتی عمل کرنا کہ وہ نشوونما پا کر اس

جاندار کی ہو بہو مثل بن جائے ،کلوننگ کہلاتا ہے۔انسانی کلوننگ کے ذریعے مردانہ سپرم اور نسوانی بیضہ کے فطری ملاپ کے بغیر سائنسی عمل کے ذریعے خلیاتی سطح پر سلسلہ تناسل جاری رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔کلون (Clone) کے لفظی معنی مثل نقل اور ہم شکل کے ہیں اور ایسے تمام جاندار جن کی افزائش نسل صرف جنسی طریقے سے ہی ہوتی ہے ان کی عام جنسی طریقے سے ہٹ کر غیر جنسی طریقے سے حاصل شدہ نسل کو کلون (Clone) کہا جاتا ہے۔

(۳) تعارف:۔

کلوننگ تخلیق کا ایک غیر فطری عمل ہے جس سے ایک ہی طرح کے حیوانات یا ان کے اعضاء مکمل یا جزوی طور پر کثیر تعداد میں تیار کئے جاسکتے ہیں۔یہ حیاتیاتی تکنیک کی ایک قسم ہے جس میں مالیکیول (Molecule) جانور یا پودوں کی بہت ساری نقول تیار کی جاسکتی ہیں عام طور پر ایسے پودوں، جانوروں یا انسانوں کی کلوننگ مقصود ہوتی ہے جو غیر معمولی خصوصیات رکھتے ہوں کیونکہ کلون ہمیشہ ایک دوسرے کی ہو بہو کاپیاں ہوتی ہیں (۳) کلوننگ کا عمل اس وقت کیا جاتا ہے کہ جب کسی جاندار کی مثل حاصل کرنا مقصود ہو کیونکہ ہو بہو مثل تولید کے جنسی طریقے سے حاصل نہیں ہوسکتی اور غیر جنسی طریقہ تولید یا کلوننگ سے بننے والے جاندار جنفی خصوصیات اور شکل وصورت میں بالکل ان جیسے ہوتے ہیں جن سے وہ وجود میں لائے جاتے ہیں۔کلوننگ ایک ایسا ہی طریقہ کار ہے جیسے ویڈیو یا آڈیو ٹیپ کے ریکارڈ کی مدد سے بہت ساری کاپیاں بنائی جاتی ہیں اور ان میں وہی آواز، وہی اُتار چڑھاؤ، وہی سُر اور وہی خوبیاں اور خامیاں موجود ہوتی ہیں جو کہ اصل ویڈیو یا آڈیو ٹیپ میں پائی جاتی ہیں اور جس طرح مشین کے ذریعے کسی مسودہ کو اس جیسی کئی کاپیاں بنائی جائیں تو ان کاپیوں میں وہی الفاظ موجود ہوں گے جو کہ اصل مسودے میں موجود ہیں۔(۴) یعنی کلوننگ ایک مصنوعی طریقہ تولید ہے جس سے حاصل ہونے والا بچہ اس کے باپ کی ہو بہو مثل ہوگا۔

(۴) کلوننگ کا پس منظر:۔

اس بات کے معلوم ہو جانے کے بعد کہ ریڑھ کی ہڈی نہ رکھنے والے حیوانات جیسے ستارہ مچھلی جنسی ملاپ کے بغیر خود ہی بچے پیدا کرتی ہے سائنسدانوں نے اس عنوان پر تحقیق کرنا شروع کی کہ ریڑھ کی ہڈی رکھنے والے تمام جانداراشیاء سے جنسی ملاپ کے بغیر بچے پیدا کئے جائیں۔سائنسدانوں کی جدوجہد جاری رہی جس میں ۱۹۹۷ء، ۱۹۹۶ء میں جاکر ان کی کامیابی حاصل ہوئی جب کلوننگ کا عمل ایک بھیڑ پر آزمایا گیا جس سے ایک بھیڑ (ڈولی) نامی پیدا ہوئی اس کی کلوننگ کے بعد سائنسدانوں نے کلوننگ کی بہتات کی پیشن گوئی کی اور ڈولی کا یہ تجربہ انسانی کلوننگ کے لئے محرک بنا (۵) چنانچہ اس عمل کی ارتقائی منازل طے کرنے کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۹۵۰ء میں پہلی بار بیل کے مادہ تولید (Semen) کو 97C پر منجمد کرنے گائے میں منتقل کرنے کے بعد مصنوعی افزائش کے لئے استعمال کیا گیا۔۱۹۵۲ء میں رابرٹ برگز (Robert Briggs) اور تھامس کنگ (Thomas King) نے مینڈک کے لاروے

سے پہلا حیوانی کلون بنانے کا اعزاز حاصل کیا اور مینڈک کے مزید بچے بنائے لیکن جب ان بچوں کو پہلے مرحلے سے دوسرے مرحلے میں داخل ہونے کا وقت آیا تو وہ سب کے سب مرگئے۔ ۱۹۷۸ء میں پہلی ٹیسٹ ٹیوب بے بی، لوائس (louise) پیدا ہوئی جو آر جی ایڈورک نے مصنوعی طریقے سے عمل میں لانے کو یقینی بنایا ۱۹۸۳ء میں قائم مقام ماں کے رحم میں پہلی بار انسانی جنین (Embryo) کو کامیابی سے منتقل کیا گیا۔ ۱۹۸۵ء میں ریلف برنسٹر لیبارٹری میں پہلا ٹرانس جنگ سور پیدا کیا گیا جو انسانی نشو ونما کے ہارمون بناتا تھا ۱۹۸۶ء میں مصنوعی افزائش نسل کے ذریعے قائم مقام ماں وائٹ ہیڈ نے بے بی ایم کو پورے نوے دنوں تک اپنے شکم میں رکھا لیکن پیدائش میں ناکامی ہوئی ۔ ۱۹۹۳ء میں جارج ٹاون یونیورسٹی کی ایک ٹیم انسانی جنین کا کلون تیار کرنے میں کامیاب ہوئی۔ ۱۹۹۳ء ہیل (hall) اور سٹل مین (Still man) نے پہلی دفعہ مصنوعی طریقے پر نمو کے مراحل طے کرنے والے جنین (Embryo) کو دو حصوں میں تقسیم کردیا اوران سے جڑواں بچے پیدا ہوگئے۔ ۱۹۹۶ء میں روزلن انسٹیٹیوٹ سکاٹ لینڈ میں بھیڑ کے جنین کے خلیوں میں سے مرکزہ نکال کر دوسری مادہ بھیڑ کے بیضوں میں منتقل کیا گیا اور اس کے عمل کے نتیجے میں دو بھیڑیں مورگن (Morgan) اور میگن (Magan) نامی پیدا ہوئیں۔ ۱۹۹۶ء میں ہی ایک ساٹھ سالہ عورت نے اپنے رحم میں اپنی بیٹی کے جنین میں رکھ کر اس کو جنم دیا۔ (۶) ۱۹۹۷ء امریکہ کی ایک تحقیقاتی ٹیم نے ڈان وولف کی سربراہی میں بندروں کے جنین کے خلیوں میں سے مرکزہ (Nucleus) نکال کر بندریاں کے بیضوں میں منتقل کیا اور اس کے نتیجے میں دو ہم شکل (کلون) بندر پیدا ہوئے۔ (۷) ۱۹۹۷ء میں سکاٹ لینڈ کے روزلن انسٹیٹیوٹ کے سائنسدانوں نے بھیڑ کے پستانوں کے خلیوں میں سے مرکزہ نکال کر اسی سے اس کی ہم شکل بھیڑ پیدا کی۔ جس کا نام ڈولی (Dolly) رکھا گیا۔ ۲۲ جولائی، ۱۹۹۸ء کو جاپان کے سائنس میگزین میں یہ خبر چھپی کہ کنکی (Kinki) یونیورسٹی نارہ (جاپان) میں ایک گائے کی بالغ ڈی، این، اے سے ساٹھ کلون گائے پیدا کئے گئے جن میں سے چار تو پیدا ہوتے ہی مرگئے جب کہ باقی چار زندہ رہے ۲۰۰۰ء میں دودھ دینے والے حیوانات کی آٹھ اقسام کا کلون کیا جا چکا ہے۔ جن کی تعداد دو سے پانچ ہزار کے درمیان ہے۔ (۸)

(۵) کلوننگ کی اقسام:۔

کلوننگ کی درج ذیل چار اقسام ہیں:

(۱) جین کلوننگ (۲) نباتاتی کلوننگ

(۳) حیوانی کلوننگ (۴) انسانی کلوننگ

(۶) جین کلوننگ:۔

ڈی، این، اے (D,N,A) کسی جسم میں تمام موروثی خصوصیات کا سبب بنتا ہے اور یہ خلیے میں مرکزے کے اندر دھاگے دار کرموسوم کی شکل میں موجود ہوتا ہے۔ اس کی ساخت ۱۹۵۳ء میں جیمز واٹسن اور فرانس کرک نے موروس ویکنز اور روز النڈ فرینکلن کی مدد سے

دریافت کی اور اس پران سائنسدانوں میں سے اول الذکر تینوں کو ۱۹۶۲ء میں نوبل انعام سے نوازا گیا۔ حیاتیاتی نظام کی تمام ساختی یا فعلی خصوصیات کسی نہ کسی خامرہ یالحم کی وجہ سے ہوتی ہے یہ خامرہ یالحم ڈی، این، اے بناتا ہے اور ڈی، این، اے کا وہ حصہ جس میں ایک مکمل خامرہ یالحم بنانے کی مکمل اطلاع یا انفارمیشن موجود ہے جین کہتے ہیں۔ جین کلوننگ کے لئے اس مصنوعی نظام کے ساتھ ساتھ قدرتی جین جو کہ بیکٹیریا یا نباتاتی خلیوں یا حیوانی خلیوں میں موجود ہوتا ہے کو استعمال میں بھی لایا جاسکتا ہے (۹)

(۷) نباتاتی کلوننگ:۔

پودوں پر بھی کلوننگ کا عمل ہوسکتا ہے اور سائنسدانوں نے پودوں پر بھی کلوننگ کا عمل شروع کردیا ہے بلغاریہ کے انسٹیٹیوٹ آف جنیٹیک کے سائنسدانوں نے ایک اعلیٰ درجہ کے تمام تمباکو کی شکل بناڈالی ہے کہ جس میں بیماریوں، کیڑے مکوڑوں کے خلاف قطعی مدافعت موجود ہے اور آج کل یہ مفید ٹیکنالوجی ٹماٹر، سیب اور دوسرے نباتات پر بھی استعمال ہونا شروع ہوگئی ہے انسٹیٹیوٹ آف جینیٹک کے ڈائریکٹر نے بیان کیا کہ ''یورپ میں کلون تمباکو بنانے والے ہم پہلے سائنسدان ہیں'' (۱۰)

(۸) نباتاتی کلوننگ کا طریقہ کار:۔

ایک نسل کا پودا لے کر اس کے آر، این، اے (R,N,A) میں پودوں کو سب سے زیادہ لاحق ہونے والی بیماری کا وائرس ڈال دیا جاتا ہے اس طریقہ سے جو پودا تیار ہوتا ہے اس میں وائرس کے خلاف مکمل مدافعت موجود ہوتی ہے پھر اس پودے کے مزید کلون تیار کر لئے جاتے ہیں جو سب کے سب وائرس کے اثر سے محفوظ ہوتے ہیں اس طرح اس کلون شدہ پودے کا اندرونی نظام بھی اس پہلے پودے جیسا ہوگا جس کا کلون تیار کیا گیا ہے۔ (۱۱)

(۹) نباتاتی کلوننگ کے فوائد:۔

نباتاتی کلوننگ کے بہت سے فوائد حاصل ہوسکتے ہیں جو حسب ذیل ہیں:

(۱) بہترین پودے مہیا ہوں گے۔ (۲) بہتر قسم کے پھل میسر ہوں گے۔

(۳) اعلیٰ قسم کے پھول حاصل ہوں گے۔ (۴) پھلوں کا ذائقہ بہترین ہوگا۔

(۵) کیڑے مار دواؤں کا استعمال کم ہوجائے گا۔ (۶) پودے کیڑے مار دواؤں کے زہریلے اثرات سے محفوظ رہیں گے۔

(۷) پھولوں اور پھلوں میں فطری خوشبو اور فطری ذائقہ محفوظ رہے گا (۸) اس سے ملکی معیشت کو بہت فائدہ حاصل ہوگا۔

(۹) ماحولیاتی آلودگی سے بہت حد تک بچاؤ حاصل رہے گا۔ (۱۲)

(۱۰) حیوانی کلوننگ:۔

کلوننگ کا عمل تمام جانداروں پر ہوسکتا ہے اور سائنس دانوں نے بڑے پیمانے پر جانداروں کی کلوننگ شروع کردی ہے اس کلوننگ کے

عمل سے ایک بھیڑ کی پیدائش بھی عمل میں آچکی ہے جس کا نام ڈولی رکھا گیا ہے۔ موناش یونیورسٹی کے سائنس دانوں نے جنین تیار کئے اور انہیں خلیات میں تقسیم ہونے دیا اس کے بعد ان کو یکجا کیا گیا اسٹریلیا کے سائنسدانوں نے ایک گائے کی بیضہ دانی (Ovary) سے ایگ سیل (Egg Cell) حاصل کر کے پانچ سو ہم شکل گائیوں کے جنین تیار کر لئے۔

(۱۱) حیوانی کلوننگ کا طریقہ کار:۔

کسی ایک نسل کے دو جانور لے کر ان میں سے ایک کا میمری سیل لے لیا جاتا ہے اور اس کو مزید نشو ونما کے لئے لیبارٹری میں رکھ دیا جاتا ہے اس طرح تقسیم کے عمل کے بعد خلیات کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ہر سیل پہلے سیل کی ہو بہو نقل ہوتا ہے اس کے بعد دوسرے جانور کا بیضہ (Egg) لے کر اس کا مرکزہ (Nucleus) الگ کر دیا جاتا ہے۔ پھر میمری سیل اور انڈہ کو ملایا جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں بچہ دانی میں بچہ کی پہلی حالت بننا شروع ہو جاتی ہے جس کو ایمبریو (Embryo) کہتے ہیں اور کثیر تعداد میں ایمبریو سیل کو اس جانور کے رحم میں رکھ دیا جاتا ہے جس سے انڈہ لیا گیا تھا۔ اس طرح مقررہ مدت کے بعد بچہ پیدا ہو جاتا ہے جو ہو بہو اسی جانور کا ہم شکل ہوتا ہے جس کا انڈہ لیا گیا تھا۔

(۱۲) حیوانی کلوننگ کے فوائد:۔

حیوانی کلوننگ کے عمل سے درج ذیل فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(۱) کلوننگ کے عمل سے جانوروں کے جسم سے ایسے اعضاء لے سکتے ہیں کہ ان کی پیوند کاری ضرورت مند انسانوں میں ممکن ہو سکے۔

(۲) بیک وقت کئی جانور بنائے جاسکتے ہیں۔ (۳) اس عمل سے قلیل مدت میں کثیر تعداد میں بہترین جانور حاصل کر سکتے ہیں۔

(۴) اچھی نسل کے جانور کلوننگ کے ذریعہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ (۵) اس سے دودھ اور گوشت کی پیداوار میں بہت اضافہ ہوگا۔

(۶) حیوانی کلوننگ کی وجہ سے جانوروں کے دودھ سے انسانوں کے لئے دوائیں حاصل ہو سکتی ہیں۔

(۷) قدرتی طور پر ایک گائے اپنی زندگی میں دس سے بارہ بچے دیتی ہے کلوننگ کے ذریعے ایک سال میں بارہ بہترین نسل کے بچھڑے پیدا کئے جاسکتے ہیں۔ (۱۳)

(۱۳) حیوانی کلوننگ کے نقصانات:۔

حیوانی کلوننگ کے عمل میں درج ذیل نقصانات بھی سامنے آئے ہیں:

(۱) کلون شدہ جانوروں کی صحت نارمل نہیں ہوتی۔

(۲) کلون جانوروں میں جنیاتی امراض سامنے آئے ہیں۔

(۳) ۱۹۹۹ء میں ڈولی کے ٹیومرز کے مختصر ہونے کے انکشاف نے یہ ثابت کردی کہ کلون وقت سے پہلے بوڑھے ہوں گے۔ بالآخر یہ

بات واضح ہوگئی کہ ڈولی اپنی پیدائش کے وقت چھ سال کی تھی۔

(۴) یہ کلون دوران حمل یا اپنی پیدائش کے فوراً بعد ہی لقمہ اجل بن گئے۔(۱۴)

(۱۴) حیوانی کلوننگ کی شرعی حیثیت:۔

ڈولی کا نام سنتے ہی کلوننگ کا خیال آتا ہے حالانکہ ڈولی کوئی پہلا کلون حیوان نہیں ہے اس سے پہلے بھی حیوانات پر کلوننگ کا عمل کیا گیا ہے لیکن ڈولی کو بہر طور یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ پہلا کلون شدہ ممالیہ جانور ہے جو جسمانی خلیات کے مرکزے کی منتقلی سے پیدا ہوا۔ ڈولی کی پیدائش کا اعلان ۲۳، فروری ۱۹۹۷ء کو کیا گیا جب اس کی عمر سات ماہ کی ہوگئی تھی اعلان کے مطابق ڈولی کو پیدائش کے وقت اس کا وزن ۶،۶ کلوگرام تھا۔ اس کی پیدائش کی خاص بات یہ ہے کہ ڈولی کی پیدائش سے پہلے ممالیہ جانوروں میں جسمانی خلیات سے کلوننگ کے جتنے بھی تجربات ہوئے ان میں کامیابی نہ ہوسکی ڈولی نے اپنی ساڑھے چھ سال کی زندگی میں سائنسدانوں کو کلوننگ اور عمر رسیدگی کے کئی نتائج اور عواقب کے براہِ راست مشاہدے کے بہترین مواقع مہیا کردیئے تھے ان سالوں میں ڈولی نے قدرتی طریقہ تولید سے چھ بچے بھی جنم دیئے تھے۔ ۱۹۸۶ء میں فارماسیوٹیکل پروٹین لمیٹڈ تھیراپوٹکس کے اشتراک سے روزلن انسٹیٹیوٹ نے ولمٹ کو ایک پراجیکٹ سونپا جس میں ایک ایسی بھیڑ تیار کرنی تھی جس کی دودھ میں اضافی انسانی پروٹین ہوں۔ ۱۹۸۷ء میں اس پروجیکٹ سے متعلق کاغذی کاروائی کی تکمیل ہوئی اور ۱۹۹۰ء سے ولمٹ نے اپنی تحقیقات کا آغاز کیا خوش قسمتی سے ڈاکٹر کیتھ کیمبل سے ولمٹ کا ساتھ ہوگیا جو جنین کی کلوننگ اور خلوی دور پر خاص تحقیقات کرچکے تھے اس طرح ان دونوں سائنس دانوں نے ساتھ مل کر کلوننگ کی تحقیقات کی ابتداء کی سب سے پہلے انہوں نے بھیڑ کے جنین کے خلیات کو ساکت کر کے کھوکھلے بیضوں میں ان کے مرکزوں کا منتقل کیا اس سے دو کلون بھیڑیں ۱۹۹۵ء میں موراگ (Morag) اور میگن (Megan) نامی پیدا ہوئیں اب انہوں نے جسمانی خلیات پر کام شروع کیا فن ڈوریسٹ (Findorest) نسل کی بھیڑ کے پستان کے خلیے حاصل کر کے انہیں تجربہ گاہ میں ساکت حالت میں لایا گیا اسی دوران ایک دوسری نسل کی بھیڑ کے بیضے جمع کئے گئے اور ہر بیضے میں سے اس کا جنیاتی مواد ایک نہایت باریک نالچے کی مدد سے نکال لیا گیا تا کہ بیضے کلوننگ کے لئے تیار ہوجائیں۔ بھیڑ کے ایک بیضے کو بھیڑ پستان کے ایک ساکت خلیہ کے ساتھ ملا کر رکھ دیا گیا اور ہلکا سا برقی شرارہ پہنچایا گیا جس کے زیر اثر بلبلے پیدا ہوئے اور ساکت خلیہ اور کھوکھلا بیضہ میں آپس میں مل گئے اس طرح جسمانی خلیے کے مرکزے کی منتقلی کا مرحلہ مکمل ہوا کچھ دیر بعد اس بیضے کو دوبارہ اسی طرح کا برقی شرارہ پہنچایا گیا جس کے اثر سے بیضے نے مرکزے کو قبول کرلیا اور بیضے میں تقسیم کا عمل شروع ہوگیا۔ چنانچہ اس طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے کل ۲۷۷ جنین تیار کرلئے گئے جن میں سے کچھ مر گئے کچھ تحلیل ہوئے اور کچھ تیاری کے دوران ضائع ہوگئے اور صرف ۲۴۷ جنین بچ سکے۔ کچھ عرصہ کے بعد جب ان جنینوں کو اس مقصد سے کیا جاسکے تو اس وقت یہ معلوم ہوا کہ ۲۴۷ میں سے صرف ۲۹ جنین کارآمد ہیں اور بڑھوتری کے مختلف مراحل میں ہیں ان ۲۹ جنینوں کو کالے سر والی ۱۳ بھیڑوں کے رحم میں منتقل کیا گیا ان میں سے صرف ایک بھیڑ نے ۵ جولائی ۱۹۹۶ء کو ایک کلون بھیڑ جنم دی جس کا نام ولمٹ نے مشہور

گلوکارہ ''ڈولی پارٹن'' کے نام پر ڈولی تجویز کیا۔انہوں نے اپنی تحقیق اور اس کے نتائج مشہور جریدے ''نیچر'' میں بھجوا دیئے۔ جہاں یہ ۲۷ فروری ۱۹۹۷ء کے شمارے میں شائع ہوئے۔روزنامہ آبزرور نے ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء کو ہی یہ خبر شائع کردی پھر اس سے اگلے روز ۲۴ فروری کو دنیا بھر کے اخبارات، سی این این، بی بی سی اور دنیا جہاں کے اداروں نے ڈولی کی خبر شائع اور نشر کی۔اس طرح ڈولی کی یہ خبر دنیا کے کونے کونے میں پہنچ گئی ۱۹۹۷ء کی سب سے بڑی خبر ڈولی کی پیدائش ہی قرار پائی ڈولی کی پہلی بچی بونی (Bonnie) ۱۳ اپریل ۱۹۹۸ء کو پیدا ہوئی اور ۲۰۰۲ء میں ڈولی نے چھ مزید بچے دیئے ایک عام بھیڑ دس سال سے لیکر بارہ سال تک زندہ رہ سکتی ہے اور دس بارہ سال کی عمر میں اسے مختلف عارضے لاحق ہوتے ہیں لیکن ڈولی جلد ہی ان عوارضات کا شکار ہوگئی یان ولمٹ نے ۴ جون ۲۰۰۲ء کو اطلاع دی کہ ڈولی کو جوڑوں کا عارضہ لاحق ہو چکا ہے اس کے کچھ عرصہ بعد ہی ڈولی کے پھیپھڑوں میں انفیکشن ہو گیا حالانکہ اس قسم کے عارضے عموماً بوڑھی بھیڑوں کو ہوتے ہیں۔۱۴ فروری ۲۰۰۳ء کو روز ڈولی میں پھیپھڑوں کا مرض شدید ترین ہو چکا تھا اور ہر کوشش میں ناکامی کے بعد آخر کار یہ فیصلہ ہوا کہ ڈولی کو تکلیف سے نجات دلانے کا اس کے سوا اور کوئی چارہ کار ہی باقی نہ تھا۔اس طرح ۱۴ فروری ۲۰۰۳ء کے روز معالجاتی ٹیم نے معائنے کے بعد جب محسوس کیا کہ پھیپھڑوں کا عارضہ انتہائی حدوں کو پہنچ گیا ہے تو ڈولی کو زہر کا انجکشن دے کر ہمیشہ کی نیند سلا دیا گیا۔ڈولی کی پیدائش سے ممالیہ میں کلوننگ کے ناممکن ہونے کا تصور دم توڑ گیا تھا اور کلوننگ ایک حقیقت بن گئی ڈولی کی پیدائش کے ساتھ ہی انسان کی کلوننگ بھی ممکن نظر آنے لگی۔(۱۶)

(۱۶) کلوننگ کے مختلف طریقے:۔

سائنسدانوں کے ہاں کلوننگ کے مختلف طریقے استعمال کئے جاتے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

(۱) بالغ ڈی این اے کلوننگ:(Adult D,N,A Cloning)

اس سے مراد وہ عمل ہے جس میں سے ایک بیضہ (Ovum) یا جنین (Embryo) سے اس کا ڈی این اے الگ کر دیا جاتا ہے اور ایک بالغ جانور یا انسان کے جسمانی خلیہ (Somatic Cell) کا ڈی این اے اس کی جگہ لگایا جاتا ہے اس کے بعد اس بیضے یا جنین کو جسمانی خلیے کے ڈی این اے کے ساتھ بڑھوتری کے مراحل سے گزارا جاتا ہے ڈولی نامی بھیڑ کی کلوننگ میں بھی یہی طریقہ اختیار کیا گیا

(۲) جنین کلوننگ:(Embryo Cloning)

اس مصنوعی طریقے کو جڑواں بچے پیدا کرنے کا عمل بھی کہتے ہیں جنین کی کلوننگ ایک معیاری ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے طریقہ کار سے شروع ہوتی ہے جنین کلوننگ اس طریقہ کار سے بہت مشابہ ہے جس سے قدرتی طور پر جڑواں بچے پیدا ہوتے ہیں جن میں مینڈک اور چوہے وغیرہ شامل ہیں تاہم انسانی جنین پر یہ تجربات بہت محدود ہیں۔

(۳) معالجاتی کلوننگ:(Theraputic Cloning)

کسی بیمار شخص کے جسم سے بالغ ڈی این اے لے کر مصنوعی طریقے سے اس سے مکمل اعضاء (دل، لبلبہ، جگر، گردہ) وغیرہ یا مکمل عضو بنا کر

اس بیمار شخص کے جسم میں اس کی پیوند کاری کرنے کے عمل کو معالجاتی کلوننگ کہتے ہیں۔اس کے ابتدائی مراحل وہی ہیں جو بالغ ڈی این اے کے ہیں،اوراس کے نتیجے میں حاصل ہونے والے جنین (Ebmryo) کو چودہ دنوں تک بڑھنے دیا جاتا ہے معالجاتی کلوننگ میں وہ جنین استعمال ہوگا جس کے لئے جسمانی خلیہ (Somatic Cell) کا مرکزہ استعمال کیا گیا ا۔پھراسی جنین کے ابتدائی خلیات (Stem Cell) حاصل کئے گئے ہوں۔(۱۷)

(۴) مالیکیولرکلوننگ:(Molecular Cloning)

مالیکیولرکلوننگ میں مالیکیول کے سائز کے جینز کی سائنسی تحقیق کی جاتی ہے اورکلوننگ کے ذریعے ان مالیکیولز کی کاپیاں بنائی جاتی ہیں تاکہ تجربات کے لئے وافرمقدار میں مذکورہ جینز موجودہوں۔

(۵) سیل کلوننگ:(Cell Cloning)

اس میں کلوننگ کے ذریعے سیلز کے مختلف خاندانوں کی افزائش کی جاتی ہے اوران کے مختلف حالات کا مطالعہ اور سائنسی تجزیہ کیا جاتا ہے

(۱۷) انسانی کلوننگ:۔(Human Cloning)

انسانی کلوننگ میں انسانوں کی پیدائش کے لئے مردوعورت کے سپرم وبیضہ ملنے یا جنسی عمل کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی اور مزید یہ کہ جو انسان پیدا ہوگا وہ اسی انسان کا ہم شکل ہوگا جس کا میری سیل حاصل کیا ہوگا اور ایسے ہم شکل انسان ایک نہیں بلکہ درجنوں کی تعداد میں پیدا کئے جاسکیں گے۔

(۱۸) انسانی کلوننگ کا طریقہ کار:۔

انسانی کلوننگ کے طریقہ کو جاننے سے پہلے یہ معلوم ہوناضروری ہے کہ انسانی جسم میں پانچ ارب خلیے ہوتے ہیں ہر خلیے میں ایک مرکزہ (Necleus) ہوتا ہے اور ہر مرکزہ کروموسومز کے تیئیس جوڑوں پر مشتمل ہوتا ہے۔یعنی کل چھیالیس کروموسومز ہوتے ہیں اور چھیالیس کرموسومز اسی (۸۰) ہزار سے لے کر ایک لاکھ جینز (Genes) سے مل کر بنتے ہیں جب ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ اپنی ماں سے ۲۳ کرموسومز اور اپنے باپ سے بھی ۲۳ کرموسومز حاصل کرتا ہے۔اور کل چھیالیس کرموسومز کا عدد پورا کرتا ہے۔

انسانی کلوننگ کی بنیاد اس چیز پر ہے کہ اس بات کو ممکن بنایا جائے کہ اگر کسی انسان کا ہم شکل بنانا ہوتو اس کو آسانی سے تیار کیا جاسکے اور وہ اس اصل سے اس قدر ملتا جلتا ہو کہ بالکل اصل ہی معلوم ہو انسانی کلوننگ میں نر اور مادہ کو ایک دوسرے کی ضرورت سے بے نیاز کر کے تولید کے عمل کے ذریعے کسی بھی تنہا جاندار کے ایک غیر تولیدی خلیہ کو لیبارٹری میں رکھ کر مکمل ہم شکل انسان بنانا ممکن ہے اس لئے کہ سائنس کے نزدیک ہر جاندار کے سیل میں مکمل جاندار بننے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔کلوننگ کے عمل کے ذریعے پیدا ہونے والا بچہ صرف مادہ یا صرف نر سے ہی پیدا ہوتا ہے۔اس لئے اس کے والدین بھی نہیں ہوتے۔(۱۹) یعنی مرد کا خلیہ لے کر اس کو جنین میں تبدیل

کروا کر عورت کے رحم میں رکھا جاتا ہے پھر اگر وہ جنین لڑکی کا ہے تو اس سے لڑکی ہی پیدا ہوگی اور اگر وہ جنین لڑکے کا ہے تو اس سے لڑکا ہی پیدا ہوگا۔

(۱۹) انسانی کلوننگ کے فوائد:۔

انسانی کلوننگ کے درج ذیل فوائد متوقع ہیں:

(۱) ذہین، نہایت طاقتور اور خوبصورت انسانوں کی کلوننگ ہو سکے گی اور ان خصوصیات کو لازوال بنایا جاسکتا ہے۔

(۲) ایسے بچے جو کسی حادثہ میں ہلاک ہو چکے ہوں ان کی کلوننگ کے عمل سے بالکل ہو بہو شکل بنائی جاسکتی ہے اور یہ ایک لحاظ سے ان بچوں کو گویا دوبارہ زندگی حاصل ہونے کے مترادف ہوگا۔

(۳) بعض لوگوں کے ہاں صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں حالانکہ انہیں لڑکے کی بھی خواہش ہوتی ہے اس وقت کلوننگ مفید ثابت ہو سکتی ہے کہ انہیں اس عمل کے ذریعے لڑکا حاصل ہو سکتا ہے۔

(۴) میاں بیوی میں اولاد نہ ہونے کی وجہ سے جو پریشانی اور چپقلش ہوتی ہے وہ دور ہو سکتی ہے اور اولاد سے محروم والدین کلوننگ سے جسمانی خلیہ (Somatic Cell) سے اپنی مرضی کے مطابق بچہ یا بچی حاصل کر سکتے ہیں۔

(۵) والدین اپنے بچوں میں اعلیٰ کارکردگی والے انسانوں کی خصوصیات منتقل کر کے اپنی نسل کو خوب سے خوب تر بنا سکتے ہیں۔

(۶) کلوننگ کے عمل کے ذریعے دنیا میں اہم ترین افراد کی تعداد میں ضرورت کے مطابق اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

(۷) اسی عمل سے اعضاء کی منتقلی کے لئے (Compatible Donars) کلون کئے جاسکتے ہیں۔

(۸) کلوننگ کے ذریعے عورتیں کسی مرد کے تعلق کے بغیر بھی اپنی ہم شکل بچیاں جنم دے سکتی ہیں۔

(۹) اس کلوننگ کے ذریعہ والدین جو کوئی ایک کمزور ہے یا دونوں کمزور ہیں مرد و عورت کے مادہ منویہ میں جرثومے بھی باقی نہیں رہے اور ان کو فطری طریقہ سے اولاد حاصل نہیں ہو رہی تو اس وقت کلوننگ کا عمل مفید ہے کہ اس طریقہ سے والدین کو اولاد حاصل ہو جاتی ہے

(۱۰) اس کے ذریعہ مخصوص افراد اور مخصوص خصوصیات کے حامل افراد کی ہو بہو کاپیاں بنائی جاسکتی ہے اور ان خصوصیات کو لازوال بنایا جاسکتا ہے (۱۱) کلوننگ کا عمل انسانیت کو ایک انقلاب کی طرف لے جائے گا اور دنیا کے تمام ذہین ترین افراد کی ذہنی اور علمی صلاحیتوں کو یکجا کیا جاسکے گا۔(۲۰)

(۲۰) انسانی کلوننگ کے نقصانات:۔

انسانی کلوننگ کے بھیانک ترین نقصانات بھی سامنے آئے ہیں چند درج ذیل ہیں۔

(۱) کلوننگ ایک انتہائی مہنگا سائنسی عمل ہے اس میں کامیابی کے امکانات بہت کم ہیں اس لئے یہ وقت اور دولت کے ضیاع کے سوا

اور کچھ بھی نہیں ہے۔

(۲) سائنس دانوں کی یہ جسارت کہ وہ ایک انسان کو اپنی خواہش اور مرضی کے مطابق تخلیق کر سکتے ہیں یا ان کی ہو بہو مثل تیار کر سکتے ہیں۔ یہ فطرت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ اور قدرت کے کاموں میں مداخلت کے مترادف ہے۔

(۳) کلوننگ کا عمل ایک تخلیقی عمل تو نہیں البتہ ایک تخریبی عمل ضرور ہے جسے خدائی تخلیقات و بگاڑنے کا عمل کہا جاسکتا ہے اس لحاظ سے یہ تبدیلی خلقت کا فعل جھوٹے وعدے کرنے اور انسانیت کو دھوکہ دینا ہے اس فعل کے ایسے سنگین نتائج ضرور برآمد ہوں گے جس سے انسانیت ضرور دوچار ہوگی۔

(۴) ماضی میں بھیڑوں، چوہوں، مویشیوں اور مختلف جانوروں پر کلوننگ کے تجربات کئے جاچکے ہیں لیکن کسی ایک تجربہ میں بھی مکمل طور پر کامیابی حاصل نہیں ہوسکی بعض میں فوری طور پر نقائص سامنے آگئے اور بعض میں چند دنوں یا مہینوں کے بعد ناقابل اصلاح نقائص اور بیماریاں پیدا ہوگئیں اور سائنس دانوں نے اس امکان کا اظہار بھی کیا ہے کہ کلون شدہ انسانوں میں بھی یہ سارے عوامل اور نقائص لازمی طور پر موجود ہوں گے۔

(۵) ڈولی نامی بھیڑ کی کلوننگ کے دوران تقریباً سات سو بیضوں پر تجربات کے بعد صرف ایک تجربہ ہی کامیاب ہوسکا یعنی کامیابی کی شرح انتہائی کم، ایک اور سات سو (1 : 700) کی نسبت ہے۔

(۶) اس عمل کے دوران ڈی این اے تباہ ہوسکتی ہے جس سے کئی گھمبیر مسائل پیدا ہوسکتے ہیں۔

(۷) بالغ ڈی این اے (Adult DNA) کے طریقے میں وہ حاصل کیا ہوا سیل کچھ حصہ اپنی زندگی کا گزار چکا ہوتا ہے اس لئے اس سے بننے والے کلون کی عمر اتنی کم ہوگی اور اس طرح انسان خود اپنی عمر کو کم کرنے والا بن جائے گا۔

(۸) کلون انسان ہمیشہ اپنے آپ کو نچلے درجے کا شہری سمجھے گا، وہ ہمیشہ اپنے آپ کو دوسروں کے لئے ایک تماشہ ہی پائے گا معاشرہ میں ہر انسان کی انگلی کلون کی طرف اٹھے گی اس سے وہ احساس کمتری کا یقیناً شکار ہوگا۔

(۹) اگر یہ تجربہ انسان پر کامیاب ہوا تو انسانی رشتوں کی اہمیت ختم ہوکر رہ جائے گی۔ مصنوعی تخلیق کے غلط استعمال سے اقتدار کی جنگ ایک نیا رخ اختیار کرسکتی ہے مرد وعورت کے تعلق توالد و تناسل کے لئے نہیں بلکہ جنسی تلذذ کے لئے ہوں گے ہر ملک کے سائنسدان اپنی مرضی اور پسند کے انسانوں کی فوج پیدا کریں گے، الغرض یہ دنیا ایک تماشا گاہ بن جائیں گی۔

(۱۰) انسانی جنینوں (Human Embryos) کو ضائع کرنے کے بعد ہی انسانی کلوننگ ممکن ہوسکتی ہے اس طرح کیا یہ عقلمندی ہے کہ موجود کو ایک غیر موجود کے لئے ضائع کردیا جائے۔

(۱۱) انسانی کلوننگ سے ایسے مسائل پیدا ہوجائیں گے کہ جن کا تعلق اخلاقیات، نفسیات، قوانین اور سماجی وازدواجی رشتوں سے ہے ولادت انسانی، مرد وعورت کی جنسی مباشرت کی مرہونِ منت ہے اگر انسان سے اس کا یہ پیدائشی حق چھین لیا گیا زندگی کو شیشوں کے

ظروف میں جنم دیا جانے لگا تو ایسے بھیانک مسائل سے واسطہ پڑے گا جن پر ہمارا کوئی کنٹرول نہ ہو سکے گا۔

(۱۲) انسانی کلوننگ کے عمل سے انسانی آبادی میں بے پناہ اضافے کا اندیشہ ہے جس سے آبادی پر قابو پانے کے تمام منصوبے دھرے کے دھرے رہ جائیں گے انسانوں کی بھوک وافلاس میں اضافہ ہوگا اور ہم کلون کی شکل میں زندہ روبوٹ بنانے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں کر سکیں گے۔

(۱۳) اگر ایک مرتبہ یہ عمل شروع گیا تو پھر اس کی کوئی حد نہیں رہے گی اور نوبت یہاں تک پہنچ جائیں گی کہ اس قسم کے انسانوں کو پیدا کرنا شروع کر دیا جائے جن کا مقصد صرف دل، جگر، گردے اور دیگر انسانی اعضاء کے عطیات دینا ہوگا۔ گویا کہ ایک بچی محض اس لئے پیدا کی جائے گی کہ اس کا دل کسی مریض کے کام آسکے۔

(۱۴) کلوننگ کے ذریعہ پیدا ہونے والا پیدائشی طور پر مادر یا پدر آزاد ہوگا ایک اصل ہونے کہ وجہ سے دوسرے اصل کی محبت سے محروم رہے گا یا تو اس کی ماں کا پتہ نہیں چل سکے گا یا اس کے باپ کا بالکل ایسے ہی اس بچے کے ساتھ ایک اصل کے علاوہ دو اور عورتیں بھی شریک ہیں ان کے ساتھ بھی جھگڑے کا قوی احتمال ہے اب یہ معلوم نہیں کہ یہ اصل بچہ تینوں میں سے کسی کے پاس جائے گا یا پھر تینوں ہی اس کو اسی طرح چھوڑ دیں گے۔

(۱۵) کلوننگ کے ذریعہ اگر ایک شخص کے سو کلون بنائے گئے تو وہ سب کے سب ایک جیسے ہوں گے جن میں امتیاز انتہائی مشکل بلکہ ناممکن ہوگا۔

(۱۶) اگر دس آدمی کلوننگ کے ذریعے بیک وقت اپنے سو،سو (100) کلون تیار کرالیں تو ایک ہزار کلون بن جائیں گے ایک آدمی کے سو کلونز میں سے اگر کسی جرم کا ارتکاب کیا تو اس کو اب روپوش ہونے کی کوئی ضرورت باقی نہ رہے گی اور دوسری طرف اس مجرم کی نشاندہی ہی محال ہو جائے گی جس کی وجہ سے روز افزوں جرائم میں اضافہ کے ساتھ ساتھ کسی بھی مجرم کو سزا بھی نہیں مل سکے گی اور اگر دوسری طرف ایک مجرم کے ساتھ اس کے سارے کلونز سزا بھگتیں تو یہ عدل کا تقاضا نہیں۔

(۱۷) کلوننگ میں انسان کی ولدیت یا مادریت کا کوئی علم نہیں ہوگا اور ایک بغیر شناخت والا شخص وجود ثانی کرے گا۔

(۱۸) کلوننگ کے ذریعے پیدا ہونے والے بچے عام بچوں کی طرح نہیں ہوں گے ان کی نشوونما بھی عام بچوں سے مختلف ہوگی اور وہ بہت سے امراض سے متاثر ہوں گے اس عمل سے پیدا ہونے والے بچے کینسر اور دوسری کئی مہلک بیماریوں کا شکار ہو سکتے ہیں ان کا دفاعی نظام کمزور ہونے کی وجہ سے ان کی پرورش میں انتہائی مشکلات کا سامنا پڑے گا۔

(۱۹) شادی کا رجحان ختم ہو جانے کی وجہ سے جنسی بے راہ روی کو فروغ حاصل ہوگا۔ اور عورتوں میں بے حیائی اور بے پردگی کا رجحان کئی گنا زیادہ ہو جائے گا۔

(۲۰) کلوننگ کا ایک نقصان دہ پہلو یہ بھی ہے کہ ایک عیاش طبع انسان پیسے کی طاقت کی وجہ سے اپنی من پسند حسیناؤں کے ماڈل بنا کر

عیاشی وفحاشی کا بازار سجائے گا۔

(۲۱) کلوننگ کی وجہ سے نظام وراثت کی عمارت زمین بوس ہوجائے گی ماں کی کوکھ کی بجائے شیشے کے ظروف میں پلنے والا انسانی شفقت پدری سے محروم ہوگا اگر یہ سلسلہ پھیل گیا اور اسے قانونی تحفظ بھی مل گیا تو شدید خدشہ ہے کہ زمانہ جاہلیت کی طرح منڈیوں میں انسانوں کی خرید وفروخت ہوا کرے گی اور یہ بھی ممکن ہے۔ یہ ایک مکمل انسانی انڈسٹری کی صورت اختیار کر جائے جہاں برتنوں کی مانند انسانوں کی بھی ڈیزائننگ ہوگی اور انسانی کلوننگ ایک کمرشل آرٹ کی صورت اختیار کر جائے گی۔

(۲۲) کلوننگ کا ایک شدید نقصان یہ بھی ہے کہ دولت کا پجاری انسان کلوننگ کے عمل سے بچے پیدا کر کے ان کے اعضاء پر قیمت لگا کر مشین کے پرزوں کی طرح فروخت کرے گا حالانکہ انسان کی بیع شرعاً وکرامتاً واخلاقاً ناجائز ہے۔

(۲۳) خاندانی نظام تباہ ہوجائے گا اور انسانی سوسائٹی کے آہستہ آہستہ بکھر جانے کا انتہائی شدید خطرہ پیدا ہوجائے گا۔

(۲۴) اگر یہ ٹیکنالوجی غیر ذمہ دارانہ افراد کے ہاتھوں میں کھلونا بن گئی تو اخلاقی وسماجی اقدار کا جنازہ اٹھ جائے گا۔

(۲۵) اس ٹیکنالوجی کے ذریعے کسی انسان کی افزائش میں یہ ضروری نہیں ہے کہ مذکورہ خلیہ کسی مرد یا عورت سے لیا جائے بلکہ یہ جسم کے کسی بھی حصے سے حاصل کیا جاسکتا ہے اس سے بچوں کی پیدائش کے لئے شادی کی کیا ضرورت محسوس ہوگی۔ اس طرح میاں بیوی کے درمیان شادی کے بندھن کا اہم محرک ختم ہوجائے گا اور یوں مرد وعورت ناجائز طریقوں سے اپنی خواہشات پوری کرنے کی طرف لازمی طور پر بڑھیں گے اور اس سے میاں بیوی اور بچوں کا ساری عمر ایک کنبے کے طور پر رہنے اور اس کے نتیجے میں ان کے آپس میں پیدا ہونے والی لازوال محبت کا خاتمہ ہوجائے گا۔

(۲۶) کلوننگ کے عمل کے ذریعے بننے والے انسان میں وہ تمام اچھی یا بری خصوصیات ہوں گی جو کہ ابتدائی انسان میں موجود ہوں گی لہٰذا ہم انجانے میں بیمار انسانوں کو بھی کلون کر سکتے ہیں اور نتیجے کے طور پر صحت مند نسل بنانے کی بجائے آبادی میں بیماریوں کو پھیلنے پھولنے کا موقع فراہم کریں گے جو کسی لحاظ سے بھی اس انسانیت کے لئے قطعاً مفید نہیں ہوسکتا۔(۲۱)

(۲۱) انسانی کلوننگ اور نسب کا تعین:۔

شریعت اسلامیہ میں حفاظت نسب بہت ضروری ہے اور نسب میں ادنی سی بھی تلبیس کو برداشت نہیں کیا گیا اور نسب کے تحفظ کے لئے نکاح کا ایک بہترین نظام کا خاکہ پیش کیا ہے جس کے ذریعے نسب کی حفاظت کی گئی ہے اسی کے پیش نظر ہی زنا کو حرام قرار دیا گیا ہے یعنی اسلامی تعلیمات کی روشنی میں نسب کی حفاظت اور نسبی تعلق نہ صرف دنیاوی مصالح واحکام کے اعتبار سے ضروری ہے بلکہ قیامت میں بھی اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور یہ نسبی تعلق باقی رہتا ہے۔ حدیث شریف سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے۔ ’’**تدعون یوم القیامۃ باسمائکم واسماء آبائکم فاحسنوا اسمائکم**‘‘ روز قیامت تمہارے نام تمہارے باپ کے نام سے ملا کر پکارے جائیں گے پس تم اپنے اچھے نام رکھا کرو۔ علاوہ ازیں نسب سے تعلق رکھنے والے شریعت میں بے شمار احکام موجود ہیں۔ جن میں نفقہ کا وجوب،

صلہ رحمی، وراثت، سکنٰی کا وجوب، بیوہ کی اصول وفروع کی حرمت وغیرہ شامل ہیں۔اور یہ سب تعلقات واحکام انسانی کلوننگ میں نہیں پائے جاتے (۲۲) اسلامی نظام معاشرت نسب کے گرد ہی پھرتا ہے نسب کی وجہ سے ہی بہن، بھائی ماں بیٹی، باپ بیٹا، سب رشتے بنتے ہیں اگر نسب کو ختم کردیا جائے تو مذکورہ سارا نظام ہی ختم ہو کر رہ جائے گا۔اور ایک واضح بات ہے کہ کلوننگ سے حاصل ہونے والا انسان ثابت النسب نہ ہوگا۔شریعت اسلامیہ میں محض وہی تولید ہی معتبر ہے جس میں میاں بیوی کے نطفوں کا ملاپ ہوا ہو اور باپ سے نسب ثابت ہونے کے لئے یہ بات لازمی ہے کہ اس کا نطفہ صرف اس کی بیوی کے نطفہ سے ہی ملا ہو اور اگر بیوی کے علاوہ کسی اجنبیہ کے نطفہ سے ملایا گیا ہو تو اس وقت باپ سے نسب ثابت نہ ہو سکے گا۔اور ماں سے صرف اس صورت میں نسب ثابت ہوگا کہ بچے کی پیدائش میں اس کے نطفہ کا ملاپ اس کے شوہر سے ہوا ہو یا اس کے نطفہ کا ملاپ کسی اجنبی مرد کے نطفہ سے ملا ہو تو اس صورت میں بھی ماں سے نسب ثابت ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس کا جنسی خلیہ بعینہ استعمال ہوا ہو اور اس کے مرکزہ (Nucleus) کو کسی جسمانی خلیہ کے مرکزہ سے تبدیل بھی نہ کیا گیا ہو اسی طرح باپ سے نسبت ثابت ہونے کے لئے بھی ضروری ہے کہ اس کا جنسی خلیہ بعینہ استعمال ہوا ہو (۲۳) اور یہ بات واضح ہے کہ کلوننگ میں باپ کا جنسی خلیہ استعمال ہوتا ہے اور نہ ہی ماں کا' لہٰذا کلون بچے کا ماں اور باپ کے کسی سے بھی نسب ثابت نہ ہوگا۔البتہ جس کلون کے بچے کو ماں نے جنم دیا ہے چونکہ اس کے جسم نے اسی بچے کی پرورش اور نمو کے مراحل میں حصہ لیا ہے اور اس کے جسم کے مختلف اجزاء اور اس کے خون وغذائی اجزاء کے ایک حصے نے اس بچے کی بڑھوتری و پرورش میں معتد بہ حصہ لیا ہے اس لئے اگر اس کو ایک رضاعی ماں کا درجہ دے دیا جائے جیسا کہ دودھ پلانے والی عورت سے بھی بچے کی پرورش ہوتی ہے تو یہ اصول کے مطابق تو شاید درست ہو لیکن چونکہ شریعت نے صرف دودھ کی وجہ سے ہی رضاعت کا حکم لگایا ہے اس لئے ہم اس کلون بچے کو جننے والی ماں کو رضاعی ماں تو نہیں کہیں گے البتہ ہم اس کو رضاعی ماں کی مثل کہہ سکتے ہیں۔اور اس عورت کے اوپر وہی احکام لاگوں ہوں گے جو رضاعی ماں پر لاگو ہوتے ہیں۔البتہ اس عورت کا خاوند اس کلون بچے کا کیا بنے گا جس خاوند کا اس بچے سے کسی بھی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے یا اسی خاوند کے جسمانی خلیہ سے ہی تیار کردہ کلون ہے تو اس صورت میں بھی وہ خاوند اس بچے کا رضاعی والد نہیں بنے گا، کیونکہ عورت کے ساتھ حرمت رضاعت کے تعلق کی وجہ سے اس عورت کے خاوند سے بھی حرمت اس وقت ثابت ہوتی ہے کہ جب اس عورت میں دودھ اسی خاوند کے ساتھ مجامعت کرنے کی وجہ سے اترا ہو، جیسا کہ فقہ حنفی کی مستند کتاب فتاویٰ العالمگیریہ الموسوم بہ الفتاویٰ الہندیہ میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے۔''**وهذه الحرمة كما تثبت في جانب الأم وهو االفحل الذى نزل اللبن بوطئه**'' (ص ۳۴۳ج ا مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ) اسی طرح اگر ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی اور اس سے کوئی اولاد پیدا نہیں ہوئی اور اس عورت کا دودھ اتر آیا اور اس نے کسی بچے کو دودھ پلا دیا تو اس وقت بچے سے حرمت رضاعت کا تعلق صرف عورت کا ہوگا خاوند کا نہیں، یہاں تک کہ اس خاوند کی اولاد جو دوسری بیوی سے ہو اس پہلی بیوی پر حرام نہ ہوگی اور کلوننگ میں جو بچہ پیدا ہوگا وہ اسی آدمی یعنی خاوند کے جنسی ملاپ سے نہیں پیدا ہوگا اور نہ ہی اس خاوند کی وجہ سے بچے کی ولادت کی وجہ سے دودھ اترے گا کیونکہ اس بچے

کی ولادت میں تو اس خاوند کا کوئی عمل دخل ہی نہیں ہے لہٰذا اس صورت میں مثل حرمت رضاعت کا حکم صرف جننے والی ماں کے ساتھ خاص ہوگا اس بچے کے ساتھ حرمت رضاعت کا تعلق باپ کا نہ ہوگا اور وہ اس بچے کا رضاعی والد نہیں بنے گا جیسا کہ فتاویٰ ہندیہ میں واضح طور پر موجود ہو کہ:"رجل تزوج امرأة تلد منه ثم نزل لها لبن فارضعت صبيا كان الرضاع من المرأة دون زوجها حتى لايحرم على الصبى اولادهذاالرجل من غيرهذاالمرأة الخ"(صفحہ ۳۴۳ جلد ۱ کتاب الرضاع)

(۲۲) انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت:۔

شرعی لحاظ سے انسانی کلوننگ ناجائز وحرام ہے۔شہوت کو پورا کرنا ایک جنسی فعل ہے اور یہ اولاد کو حاصل کرنے کا ذریعہ بھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تولید کا جو طریقہ شرعی طور پر مطلوب ومقصود ہے وہ جنسی طریقہ ہی ہے اور اس جنسی طریقہ میں جائز اور حلال محل کو چھوڑ کر ناجائز اور حرام ہے یعنی تولید جنسی بھی ہو مگر محل حرام ہو تو وہ تولید حرام اور ناجائز ہے اور اگر تولید سرے سے جنسی ہی نہ ہو بلکہ غیر جنسی ہو تو وہ بطریق اولیٰ حرام ہوگی۔(۲۴) کلوننگ ایک غیر جنسی تولید ہے لہٰذا یہ ناجائز اور حرام ہوگی نیز کلوننگ کے اس عمل میں اجنبی عورت کا ستر عورت غیر محرم مرد کے سامنے کھل جاتا ہے جو خلاف فطرت اور خلاف شریعت عمل ہے اسلام نے اپنے ستر کو چھپانا فرض قرار دیا ہے اور ہم جنسی یا غیر جنسی کے سامنے بغیر کسی ضرورت شرعی کے کشف عورت کی اجازت نہیں دی گئی اور کلوننگ میں یہ عمل واضح طور پر موجود ہے لہٰذا انسانی کلوننگ کا عمل اسی لحاظ سے بھی ناجائز اور حرام ہے(۲۵) اسی لئے دکتور فرید واصل مفتی مصر نے کلوننگ کے عدم جواز پر اخلاقی طبی اور علمی حوالے سے علماء کا اجماع نقل کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں،"اذاالاجماع قائم من الناحية الاخلاقية والطبيةعلى ان استنساخ البشر مرفوض وايضامن الناحية الاخلاقية ومن الاجماعية"(المجتمع ۲۳ ذیقعدہ)۲۶.

(۲۳) انسانی کلوننگ کے جواز کے دلائل:۔

جو حضرات انسانی کلوننگ کو جائز قرار دیتے ہیں ان کے دلائل درج ذیل ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں اعلان فرمایا ہے۔"يا ايها الناس اتقوا ربكم الذى خلقكم من نفس واحدة"نساء۱)

ترجمہ: اے لوگوں اس رب سے ڈرو جس نے تم کو نفس واحد یعنی(Single Cell) سے پیدا فرمایا اس آیت سے یہ استنباط کیا جاسکتا ہے کہ انسان کی پیدائش بھی چونکہ ایک خلیہ سے ہوئی ہے اس لئے انسانی کلوننگ کا عمل جائز ہے کیونکہ کلوننگ کے عمل میں بھی ایک ہی خلیہ سے کلوننگ کے ذریعہ سے پیدائش عمل میں آتی ہے۔

(۲) حضرت حواء علیہا السلام کی پیدائش میں بھی کسی دوسری شخصیت کا کوئی عمل دخل نہیں ہے ان کی پیدائش صرف ایک شخصیت حضرت آدمؑ سے ہوئی اس لئے ان کے واقعہ سے بھی انسانی کلوننگ کے جواز پر استدلال کیا جاسکتا ہے۔

(۳) حضرت آدمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی تخلیق بھی بغیر باپ کے ہوئی ان کی پیدائش میں کسی مرد کا کوئی کردار نہیں ہے بس صرف نر یا صرف

مادہ کے سیل سے انسانوں کی کلوننگ کرنے کا عمل بھی جائز ہونا چاہئے۔

(۴) مرغی بغیر مرغے کے انڈے دیتی ہے جو کہ حلال ہیں اور بعد ازاں چوزے نکلنے کے عمل تک مذکر کا کوئی کردار شامل نہیں ہوتا اور کلوننگ میں بھی نر کا کوئی کردار شامل نہیں ہوتا لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ انسانی کلوننگ کا عمل جائز ہے۔

(۵) اگر ایک عورت کا اووم (Ovum) جو خوردبین کے بغیر نظر نہیں آسکتا وہ کسی دوسری عورت میں کسی طریقے سے منتقل ہو جائے اور وہ عورت حاملہ ہو جائے تو یہ صحیح ہوگا لہٰذا انسانی کلوننگ بھی جائز ہونی چاہئے۔

(۶) جس طرح دیگر سائنسی انکشافات درست ہیں تو یہ ایک ایسی ایجاد کہ جس سے مرد کی اجارہ داری کو نقصان پہنچا ہو اس کو حرام اور ناجائز کہنا صرف مرد علماء وغیرہ ہی کی ضد ہے۔(۲۶)

(۲۴) انسانی کلوننگ کے عدم جواز کے دلائل:۔

انسانی کلوننگ کے عدم جواز کے دلائل درج ذیل ہیں:

(۱) پیدائش انسانی میں مرد وعورت کا کردار متعین ہے اگر مرد کا یا عورت کا کردار انسان کی پیدائش میں ختم کر دیا جائے تو یہ درست نہ ہوگا۔ انسانی کلوننگ میں جسم کے کسی بھی حصے سے مرد کا خلیہ لے کر اس کا جنین تیار کر کے عورت کے رحم میں رکھا جاتا ہے اس سارے عمل میں مرد کے نطفے کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا اصل عمل دخل خلیے کا ہے پس یہ طریقہ تولید قرآن مجید میں بیان کئے گئے طریقہ تولید کے یکسر مخالف ہے کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''انا خلقنا الانسان من نطفة امشاج '' ترجمہ: بے شک ہم نے انسان کو مخلوط نطفہ سے پیدا فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نطفہ ہی تولید انسانی میں اصل چیز ہے خلیہ سے مخلوق کا پیدا ہونا قرآن پاک سے متصادم اور غیر فطری طریقہ تولید ہے۔

(۲) انسانی کلوننگ ''عبث فی الخلق'' کے زمرے میں داخل ہونے کی وجہ سے بھی خلاف شریعت اور ناجائز ہے۔

(۳) انسانی کلوننگ خدائی تخلیق کو بگاڑنا ہے اور خدا کی مخلوق میں تخریب کاری ہے جو شیطانی مل ہے اور تغیر لخلق اللہ میں داخل ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔(۲۸)

(۴) اگر انسانی کلوننگ کے ذریعہ ہر بے اولاد، اولاد حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ کے قول ویجعل من یشاء عقیماً کے مصداق کون ہوگا لہٰذا اس اعتبار سے بھی کلوننگ ناجائز ہے۔

(۵) یہ ایک حقیقت اور طے شدہ بات ہے کہ کلوننگ کے ممکنہ فوائد بہت کم ہیں اور ان کے واقعی اور یقینی مضرات کے پھیلاؤ کا دائرہ بہت وسیع ہے اور فقہی قاعدہ ہے کہ ''لاضرر ولا ضرار فی الاسلام'' نقصان اٹھانا اور نقصان پہنچانا اسلام میں جائز نہیں ہے پس اس لحاظ سے بھی کلوننگ کو ناجائز قرار دینا لازم ہے۔

(۶) انسانی کلوننگ کا منافع خواہ کچھ بھی ہو لیکن شریعت میں مفاسد کا دفاع ان کے کسب منافع پر مقدم ہے اس لئے کسی چیز میں منافع

اور مفاسد کے درمیان تعارض آجائے تو شرعاً دفع فساد جلب منافع پر مقدم ہوتا ہے" کما فی شرح المجلۃ ودالمفاسدجلب المنافع ای مرفعها وازالتها فاذاتعارضت مفسدة ومصلحة فدفع المفسدة مقدم فی الغالب الخ "(شرح مجلۃ الاحکام ج ۱ صفحہ ۷۰)(۷) امام شاطبیؒ کا قاعدہ ہے"المفسدة اذا كانت هی الغالبة بالنظر الی المصلحة فی حكم الاعتبار فرفعها هو المقصود شرعاً ولا جله وقع النهی "(الموافقات للشاطبیؒ) ترجمہ: اگر کسی کام میں مضر پہلو اس کے مفید پہلوں پر عادۃً غالب ہو تو اس کو ہٹانا شرعاً مقصود ہے اور لوگوں کو اس چیز سے روکا جائے گا۔(۲۷)

(۲۵) تجزیہ:۔

انسانی کلوننگ کے جواز کے دلائل میں جو بیان کیے جاتے ہیں ان میں سے پہلی دلیل کہ انسان کی پیدائش نفس واحدہ سے ہوئی ہے اس لئے کلوننگ کا عمل جائز ہونا چاہئے کہ کلوننگ میں بھی تو ایک ہی خلیہ کے ذریعے پیدائش عمل میں آتی ہے تو اس کا جواب انتہائی آسان ہے کہ کلوننگ میں کم از کم دو عورتوں کا کردار شامل ہوتا ہے لہٰذا کلوننگ میں نفس واحدۃ نہ رہا بلکہ اس میں دو نفس ہو گئے پش دلیل درست نہ ہوئی اس طرح حضرت حواؑ کی پیدائش کو کلوننگ کا عمل قرار دینا یہ کلوننگ کے اصل معنیٰ کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے ہے کیونکہ کلوننگ کا مقصد سے ہو بہو مثل حاصل کرنا ہے اور حضرت آدمؑ مرد تھے اور حضرت حواؑ عورت تھیں اور دونوں کے خواص بھی ظاہری اور باطنی طور پر مختلف تھے لہٰذا اس پیدائش کو کلوننگ کا عمل قرار دینا خواہ اس کی ترقی یافتہ شکل ہی کہہ لیں قطعاً درست نہیں ہے اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کو بھی کلوننگ کی شکل سمجھنا کو وہ جنسی اختلاط کے بغیر پیدائش ہوئی یہ بھی ایک صریح مغالطہ ہے کیونکہ کلوننگ کا مطلب ہے کسی کی ہو بہو شکل بنانا اور یہ بات ظاہر ہے کہ حضرت مریمؑ، حضرت آدمؑ کی ہو بہو مثل نہ تھیں کہ حضرت مریمؑ عورت تھیں اور حضرت عیسیٰؑ مرد تھے لہٰذا یہ پیدائش کلوننگ کے عمل سے نہ ہوئی اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش میں حضرت مریمؑ کا نطفہ استعمال ہوا ہو اور اسی وجہ سے حضرت مریمؑ کو ان کی حقیقی ماں مانا جاتا ہے۔ لہٰذا اس پیدائش کو غیر جنسی پیدائش نہیں کہہ سکتے اور حضرت آدمؑ کی تخلیق سے کلوننگ پر استدلال کرنا فضول ہے کہ کلوننگ میں کم از کم دو عورتوں کا موجود ہونا ضروری ہے اور یہاں کسی عورت کا کوئی وجود نہیں ہے مزید یہ کہ یہ ولادت ایک معجزہ ہے نہ کہ ہمارے لئے عمل کا طریق اور یہ بھی کہ ہمیں فطرت کے متعین اصول پر چلنا ہے نہ کہ معجزات کی نقابی پر۔ جہاں تک مرغی کے انڈے کا تعلق ہے کہ مذکر کا عمل دخل نہیں ہوتا لہٰذا یہ بھی کلوننگ ہی کی شکل ہو سکتا ہے درست نہیں ہے کیونکہ مرغی کی خوراک میں ایسے اجزاء شامل کر دیئے جاتے ہیں جو اس کو مذکر سے مستغنی کر دیتے ہیں۔ اسی طرح صرف اووم (Ovum) کا ایک عورت سے دوسری عورت میں جانا کافی نہیں ہے بلکہ یہ ایک طویل تکنیکی وسائنسی عمل ہے جو کہ فطرتاً نہیں اور نہ ہی اس کی کوئی مثال خارج میں موجود ہے لہٰذا اس بات سے کلوننگ پر استشہار کرنا بھی درست نہ ہوگا یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت سے طاقتور بنایا اور وہ حقیقۃً حاکم وطاقتور ہے اور ایسی دلیلوں سے سوائے تضیع اوقات کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ جہاں تک سائنسی تحقیقات کا تعلق ہے تو یہ نہ صرف جائز بلکہ مستحسن عمل ہے اس لئے علمی وسائنسی ترقی جائز تو ہے لیکن اس وقت ہے کہ جب علم ایمان کے تابع رہے ورنہ گمراہی کا

باعث بن جاتا ہے۔پس علم کی حدتک تو انسانی کلوننگ کا جاننا جائز ہے کہ ایک مکمل انسان کی تخلیق ایک ہی خلیے سے ہوسکتی ہے لیکن انسانی کلوننگ کو بطور پیشہ اختیار کر کے مزید تجربات کرنا انسانی صلاحیتوں اور دولت کو ضائع کرنے کے ساتھ ساتھ شریعت اسلامیہ کے احکامات سے براہ راست متصادم ہونے کی وجہ سے ناجائز اور حرام ہے۔مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ ہر چیز کا خالق خود اللہ تعالیٰ ہی ہے انسانی کلوننگ کا انحصار بنیادی خلیے پر ہی ہے جس کی تخلیق کا دعویٰ کسی سائنسدان نے بھی نہیں کیا اور اس کو اللہ تعالیٰ ہی کی تخلیق قرار دیا ہے اس لئے انسانی کلوننگ سے انسان کو صفت خالقیت سے متصف کرنا درست نہیں ہے کسی بھی علم کا حاصل کرنا یا اس علم کی جستجو و کوشش کرنا درست ہے البتہ اس کا استعمال مستحسن یا قبیح ہوسکتا ہے۔انسانی کلوننگ کا حکم بھی یہی ہے کہ یہ علم اور تحقیق کی سطح تک تو جائز ہے البتہ اس کو عام کرنا اور اس کو رواج دینا اسلامی تعلیمات کے منافی ہے اسلام کسی ایسی چیز کی اجازت نہیں دیتا جس میں زیادہ نقصان ہو اور کم نفع ہو اور کلوننگ تو خسارہ ہی ہے اس سے نسل انسانی کی بقاء کو خطرات لاحق ہوسکتے ہیں کیونکہ یہ غیر فطری عمل ہے اور منشاء الٰہی کے خلاف ہے اگر انسانی کلوننگ کے جواز کی ذرا سی بھی راہ تلاش کرنے کی کوشش کی گئی تو اس سے خونی رشتوں کا تقدس پامال ہو جائے گا اور اسلام کا فیملی سسٹم بالکل تباہ ہو کر رہ جائے گا اور اگر انسانی کلوننگ کا یہ سلسلہ اتنا پھیل گیا کہ اس کو قانونی تحفظ بھی حاصل ہو گیا تو اس سے خطرہ ہے کہ زمانہ جاہلیت کی طرح منڈیوں میں انسانوں کی خرید و فروخت ہونا شروع نہ ہو جائے اگر ایسا ہوا تو تمام اخلاقی، روحانی تہذیبی بلکہ انسانی قدروں کا بھی جنازہ نکل جائے گا اور خدا نہ کرے اگر ایسا ہوا تو ہولناک سیلاب آئے گا کہ جو تمام تر عائلی، سماجی اور معاشرتی حدود و قیود کے تمام بندھنوں کے حصار کو توڑ کر رکھ دے گا۔لہٰذا انسانی کلوننگ کے تمام تر متوقع پہلوؤں کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد یہی معلوم ہوتا ہے کہ انسانی کلوننگ اسلام کے بنیادی اصولوں سے متصادم ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔(۲۸)

(۲۶) انسانی کلوننگ اور صفت خالقیت:۔

انسانی کلوننگ کے عمل سے یہ کہنا کہ انسان صفت خالقیت سے متصف ہو گیا ہے بالکل مہمل لایعنی ہے اس سے خدا کی خالقیت پر کوئی حرف نہیں آسکتا انسان نے محض اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ایک خلیہ کو لے کر یہ عمل سرانجام دیا ہے اور جب انسان خلیہ کا خالق نہیں ہے تو پھر وہ اس کلوننگ کا بھی خالق نہیں ہوسکتا اگر انسان مٹی یا مردہ عناصر کو لے کر یہ کارنامہ انجام دیتا پھر تو کوئی بات تھی لیکن سائنس دانوں نے جو کچھ بھی کیا وہ صرف فطرت کے اصول کا مطالعہ و مشاہدہ کر کے انہی اصول وضوابط کے تحت اس عمل کو دہرایا ہے اس لئے انسان کو زیادہ سے زیادہ نقال کہا جاسکتا ہے یعنی اس نے خدائی تخلیق کی نقل یا کاپی کی ہے تخلیق سے مراد یہ ہے کہ اس شے کو عدم سے وجود میں لایا جائے اور کلوننگ کا عمل عدم سے وجود میں لانے کا عمل نہیں بلکہ سائنسی تکنیک کے ذریعے وجود کی ایک شکل کو دوسری شکل میں تبدیل کرنے کا عمل ہے کلوننگ کا تمام تر عمل خلیہ پر انجام پاتا ہے اور خلیہ کو حیات عطا کرنے والی صرف وہی ذات وحدہ، لاشریک ہے جو ہر جاندار کو حیات عطا کرتی ہے اور کوئی سائنس دان بھی خلیہ میں موجود پروٹو پلازم میں حیات پیدا کرنے کا دعویٰ نہیں کرتا پس کلوننگ کا عمل بھی خالقیت کے زمرے میں قطعاً نہیں آتا خالق تو وہی ہے جو وحدہ لاشریک ہے جس نے پروٹو پلازم میں حیات پیدا کی۔(۲۹)

حواشی وحوالہ جات

(۱) انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا زیر لفظ (Clone)
(۲) ماہنامہ ضیاء الاسلام لاہور فروری ۲۰۰۳ء۔
(۳) ماہنامہ محدث لاہور جنوری ۲۰۰۳ء۔
(۴) کلوننگ مرتب ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صفحہ نمبر ۹۔
(۵) ماہنامہ ضیاء الاسلام لاہور فروری ۲۰۰۳۔
(۶) ماہنامہ محدث لاہور جنوری ۲۰۰۳ء۔
(۷) ماخوذ از انٹرنیٹ زیر عنوان (Clone History)
(۸) ماہنامہ محدث لاہور جنوری ۲۰۰۳ء۔
(۹) کلوننگ از نور احمد شاہتاز صفحہ نمبر ۱۲۔
(۱۰) ایضاً صفحہ نمبر ۱۷۔
(۱۱) روزنامہ جنگ لاہور ۱۰ اپریل ۱۹۹۷ء۔
(۱۲) کلوننگ صفحہ نمبر ۱۶۔
(۱۳) ایضاً صفحہ نمبر ۱۶۔
(۱۴) ماہنامہ گلوبل سائنس مارچ ۲۰۰۳ء۔
(۱۵) انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت صفحہ نمبر ۲۳ و ماہنامہ ضیاء الاسلام فروری ۲۰۰۳ء۔ (۱۶) ماہنامہ گلوبل سائنس مارچ ۲۰۰۳ء
(۱۷) ماہنامہ محدث لاہور جنوری ۲۰۰۳ء۔
(۱۸) انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا جلد نمبر 15 صفحہ نمبر ۸۹۲۔
(۱۹) ماہنامہ ضیاء الاسلام لاہور جنوری ۲۰۰۳ء۔
(۲۰) ماہنامہ محدث جنوری صفحہ نمبر ۱۳۰ انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت صفحہ نمبر ۳۰۔
(۲۱) کلوننگ صفحہ نمبر ۱۲۶ روزنامہ جنگ لاہور ۲۰ جنوری ۱۹۹۸ء۔ کلوننگ از ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صفحہ نمبر ۶۷ ماہنامہ محدث لاہور جنوری ۲۰۰۳ء انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت صفحہ نمبر ۳۱۔
(۲۲) انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت صفحہ نمبر ۳۶ و ماہنامہ ضیاء الاسلام لاہور فروری ۲۰۰۳ء۔
(۲۳) سہ ماہی منہاج لاہور جنوری تا مارچ ۲۰۰۰ء
(۲۴) ایضاً صفحہ نمبر ۷۹۔
(۲۵) انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت صفحہ ۳۸۔
(۲۶) کلوننگ از ڈاکٹر شاہتاز صفحہ نمبر ۵۶ و ماہنامہ ضیاء الاسلام لاہور فروری ۲۰۰۳ء۔
(۲۷) کلوننگ از تا ڈاکٹر نور احمد صفحہ نمبر ۵۷، ضیاء الاسلام لاہور فروری ۲۰۰۳، انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت صفحہ ۳۸۔
(۲۸) کلوننگ از ڈاکٹر شاہتاز صفحہ نمبر ۱۱۲ انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت صفحہ نمبر ۴۱۔